بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ ، وَ اَلْحَمْدُ لله ، وَالْصَّلاَةُ وَالْسَّلاَمُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالَاه ۔أَمَّا بَعْدُ

02:دین کے چھ بنیادی اصول - پہلا اصول

شرح الأصول الستۃ لشیخ الامام العلامہ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمہ اللہ کے اس پیارے اور چھوٹے سے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔آج کی نشست میں پہلے اُصل پر بات کرتے ہیں ان چھ اصولوں میں سے امام صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں :

"الأصل الأول"(پہلا اصل یا پہلا اصول)"إخلاص الدين لله تعالى وحده لا شريك له"(اللہ تعالیٰ کے لیے دین کو بلاشریک کیے خالص کرنا)"وبيان ضده الذي هو الشرك بالله"(اوراس کی ضد کا بیان کرنا جو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے(یعنی اخلاص کو بیان کرنا ہے اور اخلاص کی ضد شرک کا بیان کرنا ہے))"وكون أكثر القرآن في بيان هذا الأصل من وجوه شتى،بكلام يفهمه أبلد العامة"(اور قرآن کریم کا اکثر حصہ اس اصول کو ایسے مختلف بہترین انداز میں بیان کرنے پر مشتمل ہونا جس سے عوام تک با آسانی سمجھ جائیں)۔"أبلد العامة"ایک تو عامہ ہوتے ہیں ایک أبلد العامہ ہوتے ہیں جو گئے گزرے عامہ ہوتے ہیں جو بہت کم سمجھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔"ثم لما صار على أكثر الأمة ما صار"(پھر امت کی حالت اس تعلق ایسی ہوئی جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں)"أظهر لهم الشيطان الإخلاص في صورة تنقص الصالحين،والتقصير في حقهم"(کہ شیطان نے ان کے لیے عبادت میں اخلاص کو صالحین کے حق میں تنقیص و تقصیراور گستاخی باور کرادیا)"وأظهر لهم الشرك بالله في صورة محبة الصالحين واتِّباعهم"(اور شرک کو صالحین سے محبت اوران کی پیروی باور کرادیا)۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ کے ان الفاظوں سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔اخلاص کے تعلق سے شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ نے بات کی ہے تو ان پوائنٹس پر میں بات کروں گا:

1۔اخلاص کی تعریف۔

2۔اخلاص کی دلیل۔

3۔اخلاص کی اہمیت۔

4۔اخلاص کی ضد کیا ہے۔

5۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخلاص کی حفاظت کے لیے بہترین راستے بیان فرمائے اور اخلاص کے منافی جو بھی امور ہیں ان کی طرف جانے والے ہر راستے کا سدّباب کیا۔

6۔العجب العجاب،سب سے عجیب ترین بات اس معاملے یا اس تعلق سے کیا ہے؟

www.AshabulHadith.com

اخلاص لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو ملاوٹ سے پاک ہے۔ خالص دودھ یعنی وہ دودھ جس میں پانی نہیں ملا ہوا یا جو ملاوٹ سے پاک ہے۔

اور شرح میں اخلاص کا معنی ہے کہ کوئی شخص اپنے ربّ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے صرف اور صرف اپنے ربّ کی عبادت کرے۔ کوئی شخص اپنے ربّ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے عبادت میں اخلاص کرے یعنی عبادت خالصتاً صرف اور صرف اپنے ربّ کے لیے صرف کرے کسی اور ذات کے لیے نہیں۔ یعنی یہ بندہ جو ہے مخلص ہو اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی نیتً میں اپنے مقصد میں، محبت میں، تعظیم میں، اپنے ظاہر اور باطن اعمال میں، توکل میں ڈر میں، امید میں، خوف میں، جتنے بھی اعمال ہیں۔ نماز میں، روزے میں، زکوۃ میں، حج میں، جتنے بھی اعمال ہیں ظاہر ہوں یا باطن ہوں، ظاہر یا باطن جتنے بھی اعمال ہیں ان سب میں صرف اور صرف خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے ان اعمال کو صرف کردے، دلیل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾(البینۃ:5)(اور ان کو حکم نہیں دیا گیا الا یہ کہ وہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی)﴿مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾(دین کو اخلاص کے ساتھ)﴿حُنَفَآءَ﴾(شرک سے دور، ہر اس چیز سے دور اور مائل جو اخلاص کے منافی ہے)﴿وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾(اور نماز کی اقامت کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی ہے قیم دین، قیمتی دین اسی کا نام ہے سچا دین، حق دین یہی ہے)۔

اس آیت پر ذرا غور کریں تو اس میں پہلے اخلاص ہے پھر عبادت ہے تو اخلاص ہر عبادت کی بنیاد ہے جس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ اہمیت کیا ہے اخلاص کی؟ کہ اخلاص عمل صالح کی شرط ہے، سب سے پہلی شرط ہے عمل صالح کی اخلاص اگر اخلاص نہیں تو عمل نہیں۔

دوسری شرط ہے اخلاص کے بعد اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع) جس عبادت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو اختیار نہیں کیا جاتا وہ عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں۔

تو دو شرطیں ہیں، پہلی اور بنیادی شرط ہے اخلاص کہ یہ عبادت صرف اللہ کے لیے ہو کسی اور ذات کے لیے نہیں اور عبادت کا طریقہ سید المرسلین رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہو اپنی طرف سے طریقہ نہیں نہ کسی اور امام کی طرف سے نہ کسی اور ذات کی طرف سے بلکہ طریقے میں بھی توحید ہے اور اخلاص میں بھی توحید ہے۔ اور دوسری اہمیت اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص ہے "لا الہ الا اللہ" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں اخلاص ہے "محمد رسول اللہ"۔ کلمہ توحید کے لوازمات میں سے ہے اخلاص اور کلمہ توحید کی لوازمات جب کہتے ہیں یعنی شرطوں میں سے ہے اور اخلاص کلمہ توحید کی شرطوں میں سے ہے کہ نہیں؟ آٹھ شرطوں میں سے ایک اخلاص ہے۔

اخلاص کے منافی کیا ہے یعنی ضد کیا ہے؟ شرک ہے، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا ہے کہ "إخلاص الدين لله تعالى وحده لا شريك له،وبيان ضده الذي هو الشرك بالله" اور اس کی ضد کو بھی بیان کرنا جو اخلاص کی ضد ہے وہ ہے شرک لیکن یہ یاد رکھیں تین

چیزوں کو یاد رکھیں کہ اخلاص کی ضد ہے(۱) شرک اکبر(2) شرک اصغر، ریاکاری بھی شرک اصغر میں سے ہے اور(3) نفاق، نفاق بھی اخلاص کے منافی ہے۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر شرک کے تعلق سے بات کی ہے جب شرک کی بات کرتے ہیں تو اس میں دونوں شرک شامل ہوتے ہیں۔''شرک اکبر''شرک کا معنی ہے شریک کا لفظ جو ہے وہ برابری سے لیا گیا ہے، میں آپ کا شریک ہوں یعنی میں آپ کا حصے دار ہوں (بزنس پارٹنر، شریک، حصے دار)۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو خصوصیات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں ان حقوق میں سے کوئی حق غیر اللہ کو دے دینا اسے کہتے ہیں شرک، یعنی اللہ تعالیٰ کے برابر کسی اور ذات کو ٹھہرا دینا اللہ تعالیٰ کے سوا۔اور شرک کی دو قسمیں ہیں(۱) شرک اکبر ہے، بڑا شرک سب سے بدترین گناہ ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾ (النساء:48) (اللہ تعالیٰ کوئی گناہ بھی معاف کر سکتا ہے معاف کرنا چاہے تو کر دے سوائے شرک کے)۔

شرک کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا جب تک کہ یہ مشرک توبہ نہیں کر لیتا اور اللہ تعالیٰ نے مشرک پر جنت کو حرام کر دیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

شرک اکبر کا معنی ہے یا شرک اکبر کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے کوئی بھی حق دے دینا۔اللہ تعالیٰ کے تین بنیادی حقوق ہیں جو معروف ہیں:

1۔حق ربوبیت کہ اللہ تعالیٰ واحد خالق ہے، مالک ہے، تدبیر کرنے والا ہے، مشکل کشا حاجت روا صرف اور اللہ تعالیٰ ہے۔اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نبی بھی مالک ہے، یا کوئی ولی بھی مالک ہے، یا کوئی فرشتہ بھی مالک ہے، یا کوئی درند یا پرند بھی مالک ہے یا کوئی بت یا پتھر بھی مالک ہے تو اس نے شرک اکبر کیا ہے۔یا اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اولاد دیتا ہے اور فلاں بزرگ بھی اولاد دیتا ہے یہ بھی شرک اکبر ہے، اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشکل کشا ہے اور علی بھی مشکل کشا ہے یہ بھی شرک اکبر ہے یہ شرک فی الربوبیۃ ہے۔

2۔دوسرا حق اللہ تعالیٰ کا حق ''الألوھیۃ''عبادت کا۔نماز عبادت ہے، روزہ عبادت ہے، زکوۃ عبادت ہے، حج عبادت ہے اور یہ ساری کی ساری عبادات ہم کس کے لیے کرتے ہیں؟ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے۔کبھی نماز کسی کو دیکھا ہے کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نماز اگر پڑھ رہا ہو یا کسی فرشتے کے لیے یا دو رکعت سیدنا جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے پڑھ رہا ہو کبھی دیکھا ہے؟ نہیں۔نماز صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، زکوۃ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، روزہ اور حج بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے صرف اور صرف اور اس جیسی دوسری عبادات بھی ہیں جو دل کی عبادات ہیں جیسا کہ ڈر ہے، خوف ہے، امید ہے، محبت ہے، توکل ہے، یہ ساری کی ساری عبادات ہیں اور قربانی ہے عبادت ہے، نذر و نیاز عبادت ہے یہ ساری عبادات ہیں اور ان کا حقدار بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسری ذات نہیں ہے۔اگر کوئی شخص قربانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے بھی اور کسی بزرگ یا پیر کے لیے بھی تو یہ شرک اکبر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق کسی اور کو دے دیا۔

3۔ تیسرا حق ہے اللہ تعالیٰ کا اسماء وصفات کا حق، اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ہیں صفات الکمال کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ صفات الکمال سے متصف ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ہیں۔ جس نے بھی یہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اور مخلوق بھی رحم کرتی ہے دونوں برابر رحم کرتے ہیں کفر ہے، جس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اور مخلوق بھی رحم کرتی ہے تشابہ لازم آتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی ساری صفات کا انکار کرتے ہیں یہ بھی کفر ہے، یاد رکھیں!

تو یہ عقائد کہ اللہ تعالیٰ کہ اسماء وصفات میں اللہ تعالیٰ ایک ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی شایان شان ہے ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوریٰ:11) (اللہ تعالیٰ جیسی کوئی ذات بھی نہیں کچھ بھی نہیں ہے اور وہ بہترین سننے والا ہے بہترین دیکھنے والا ہے السمیع البصیر ہے)۔

شرک اصغر وہ شرک ہے یا ہر وہ چیز جسے شرک کا نام دیا گیا ہے چاہے وہ قول ہو یا عمل ہو یا عقیدے کے تعلق سے ہو لیکن ایسے شخص کو دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کیا گیا۔ لفظ شرک ہے چاہے وہ قول، عمل، یا اعتقاد ہو لیکن وہ اپنے دائرۂ اسلام میں باقی رہا ہے اس کی مثال جیسا کہ ریاکاری اسے شرک عملی بھی کہتے ہیں۔ شرک اکبر ہے شرک اعتقادی اور شرک عملی جو ہے شرک اصغر ہے۔

کیا شرک اصغر بھی ہوتا ہے یہ اکبر اصغر کہاں سے آئے یہ وہابیوں کی ایجاد ہے کیا؟ آیئے دیکھتے ہیں:

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الأَصْغَرُ" (سب سے زیادہ مجھے ڈر ہے تم لوگوں پر)۔ کون کس پر ڈر رہا ہے؟ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "سادات اولیاء" اولیاء کے سرداروں پر ڈر رہے ہیں کہ مجھے آپ لوگوں پر ایک چیز کا ڈر ہے سب سے زیادہ۔ کیا ہے؟ "الشِّرْكُ الأَصْغَرُ"۔ "سُئِلَ عَنْهُ" (سوال کیا گیا عرض کیا گیا اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ہے شرکِ اصغر؟) "فَقَالَ الرِّيَاءُ" (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ریاء کاری ہے)۔ اسے مسند امام احمد اور ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے روایت فرمایا ہے صحیح سند کے ساتھ۔

تو جب اصغر ہے اس کی ضد میں کیا ہے دوسرا عربی زبان سمجھنے والے کیا کہتے ہیں؟ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کے متعلق کہا کہ شرک اصغر سے مجھے ڈر ہے تو شرک اکبر ہے کہ نہیں ورنہ اصغر کو قید کرنے کی ضرورت کیا تھی؟! تو اس کا مطلب دوسری قسم بھی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نہیں ڈر تھا کہ وہ شرک اکبر کریں گے لیکن اصغر کا ڈر ہے مجھے۔ یعنی ریاکاری اتنا ایک سنگین اور ایک چھپا ہوا جرم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے لیے بھی ڈرتے تھے کہ کہیں ان سے یہ گناہ نہ ہو جائے۔

شرک اصغر، شرک عملی جو ہے اس کی چند صورتیں ہیں کہ ایک تو ریاکاری ہے ریاکاری دل سے ہوتی ہے جیسا غیر اللہ کی قسم کھانا، نبی کی قسم، ولی کی قسم ہے، بچے کے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم ہے، یہ سارے کے سارے شرک اصغر ہے میرے بھائیو یاد رکھیں، جب بھی قسم کھاؤ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ ورنہ خاموشی اختیار کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بھی قسم کھانی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا پھر خاموشی

اختیار کرے۔ ہمارے معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ یہ شرک اصغر کتنا پھیلا ہوا ہے بعض لوگ قسم نہیں کھاتے سر پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں یہ بھی قسم ہے۔

اسی طریقے سے ذرا غور کریں کتنا جرم ہے شرک جو ہے چاہے اصغر کیوں نہ ہو کہ ایک شخص آتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ يَا رَسُولَ الله" (اے اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آپ چاہیں اور اللہ تعالیٰ چاہے)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أَجَعَلْتَنِي لِلّٰهِ نِدًّا" (کیا مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنادیا برابر کر دیا؟) "بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ" (بلکہ یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ اکیلا جو چاہے)۔

دوسری روایت میں آیا ہے بلکہ یوں کہو "مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ" (جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر اور کوئی چاہے)۔

عجب بات ہے میرے بھائی! سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیارے صحابی کے منہ سے یہ بات سنتے ہیں اور شدید غصے کا مظاہرہ کرتے ہیں غلطی کیا ہوئی؟! "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ يَا رَسُولَ الله"۔ "مَا شَاءَ اللّٰهُ" پہلے فرمایا "وَشِئْتَ" بعد میں فرمایا اس کے باوجود بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید غصہ آیا کہ کیا مجھے اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا؟ اگر آج سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن لیتے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرما، یا رسول اللہ مجھے اولاد عطا فرما، یا رسول اللہ مجھے شفاء عطا فرما، کیا کہتے خوش ہوتے؟! اپنے پیارے صحابی پر تو یہ شدید غصے کا مظاہرہ فرمایا اور ہمارے اوپر ہمیں پھولوں کا ہار پہناتے کہ بڑا اچھا کام کر کے آیا ہے میرا امتی!

ذرا انصاف سے کام لیں اللہ کے لیے غلطی کیا ہوئی اللہ کا نام تو لیا نا؟ "مَا شَاءَ اللّٰهُ" پہلے فرمایا "وَشِئْتَ" غلطی پتہ ہے کہاں سے ہوئی؟ ایک حرف "واؤ" سے، واؤ کا معنی ہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اور)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں نہیں یوں نہ کہیں کہنا ہو تو "ثُمَّ" کہیں (پھر)۔ "اور" اور "پھر" میں فرق جانتے ہیں؟ اور کا معنی ہے برابر، پھر کا معنی ہے کہ ایک پہلے ایک بعد میں۔

تو میرا نام اللہ کے ساتھ کیسے لے سکتے ہو تم؟! میرے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ بھی پسند نہیں ہے گوارہ نہیں ہے کوئی شخص اگرچہ اپنا پیارا صحابی کیوں نہ ہو ان کا نام اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لے واؤ کے ساتھ جب کہ چاہت کی بات ہو رہی ہے۔

کلمے میں ہم ایک ساتھ پڑھتے ہیں (لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، أشہد ان لاالہ الااللہ وأشہد أن محمد عبدہ و رسولہ)۔ کلمہ شہادت میں پہلے اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور پھر کلمہ شہادت جب تک آپ دونوں چیزیں نہیں پڑھتے تو آپ مسلمان نہیں ہو سکتے لیکن جب چاہت کی بات آتی ہے "مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ يَا رَسُولَ الله" یہاں پر اللہ تعالیٰ کے حق کی بات ہو رہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہتا وہی ہوتا ہے ﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (التکویر: 29)۔ یہ نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے پھر اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اور چیز چاہے تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت غالب ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چاہت باقی رہ جاتی ہے، نہیں ہر گز نہیں!

اس لیے بعض لوگ، جاہل لوگ کیا کہتے ہیں کہ ''اللہ دا پکڑیا چھڑا وے محمد، اور نبی دا پکڑیا چھڑا کوئی نہیں سکدا''۔ کہتے ہیں کہ نہیں؟ اللہ تعالیٰ پکڑ تا ہے تو محمد ہے چھڑانے والا نا اگر محمد پکڑ لے پھر کون چھڑائے گا؟! اللہ تعالیٰ چھڑا سکتے ہیں؟ دیکھیں پھر ''چھڑا کوئی نہیں سکدا''۔إنا لله وإنا إليه راجعون، یہ باتیں کہاں سے آئیں؟!

یہ شعر اگر سن لیتے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کہتے؟!''مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ'' پر یہ شدید غصے کا اظہار اور اس شعر پر خوش ہوتے کہ میری امت کتنی اچھی ہے! اور میری امت کتنی میری تعریفیں کرتی ہے! کتنی مجھ سے محبت کرتی ہے! کتنی اتباع ہے میری امت میں! عجب ہے واللہ!

ایک شرک خفی بھی ہوتا ہے (چھپا ہوا شرک) اکبر بھی ہو سکتا ہے اصغر بھی ہوتا ہے بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں شرک کی اکبر ہے یا اصغر ہے بعض علما نے تین بیان فرمائی ہیں اکبر، اصغر اور خفی۔ خفی جو ہے اکبر بھی ہو سکتا ہے چھپا ہوا شرک اور وہ اصغر بھی ہو سکتا ہے۔

پانچواں پوائنٹ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخلاص کی طرف جانے والے ہر راستے کو مضبوط فرمایا اور محفوظ فرمایا،

اخلاص ہر چیز پر اخلاص۔ دیکھیں یہ بھی اخلاص ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کو دو، میرا حق مجھے دو! میرا حق اتباع کا ہے اتباع بعد میں ہے اللہ تعالیٰ کا حق پہلے ہے اخلاص پہلے ہے اللہ تعالیٰ کے لیے، عبادت میں اخلاص اور اتباع میں اخلاص۔

آپ قرآن مجید کا جو بنیادی پیغام ہیں دیکھ لیں آپ یہی تو ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (فاتحہ:5) (اے اللہ تعالیٰ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) اخلاص ہی اخلاص ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝١٦٢ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الانعام:162-163)

(اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کو کہہ دیں)۔ حکم دیا اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کہہ دیں ذرا ان کو۔ ﴿إِنَّ صَلَاتِي﴾ (بے شک میری نماز، میری دعا)۔ صلاۃ جب عام ہو تو صلاۃ دعا کو بھی کہتے ہیں اور صلاۃ نماز کو بھی کہتے ہیں۔ ﴿وَنُسُكِي﴾ (نُسک عبادت کو بھی کہتے ہیں اور نُسک قربانی کو بھی کہتے ہیں) ﴿وَمَحْيَايَ﴾ (اور میرا جینا) ﴿وَمَمَاتِي﴾ (اور میرا مرنا)۔ کس کے لیے ہے؟ ﴿لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾ (اکیلے ایک ربّ العالمین کے لیے ہے (کسی اور کے لیے نہیں ہے)) ﴿لَا شَرِيكَ لَهُ﴾ (اس کا کوئی شریک نہیں ہے) ﴿وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ﴾ (اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے)۔ کسے کون حکم دے رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دے رہا ہے۔ ﴿وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں)۔ اور جو میری اتباع کرے گا وہ بھی میرے ساتھ رہے گا، جو میری مخالفت کرے گا وہ میرے ساتھ کبھی نہیں رہے گا۔ سبحان اللہ۔

شرک کی طرف ہر جانے والے راستے کا سدّ باب کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بڑھ کر کیا ہو گا"أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ نِدًّا قُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ"ایک حرف جس میں برابری کا شبہ ہو وہ بھی گوارہ نہیں کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ صحابی نے یہ نہیں کہا کہ میری نیت تو یہ نہیں تھی، جب زبان سے یہ لفظ نکلا ہے اور صحابی کی نیت تھی بھی نہیں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا لیکن سبق سکھایا ہے کہ اللہ تعالی کے جب نام لو تو ادب بھی سیکھو اللہ تعالی کا اگرچہ نام لینے والا صحابی ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالی کا نام لیتے ہوئے مجھے برابر کبھی نہ کرنا۔ صرف نام میں!

یہاں تو مشکل کشائی ہے حاجت روائی ہے، عبادات ہیں، صفات ہیں، بعض لوگوں نے اللہ تعالی کے ننانوے نام جیسے دیکھیں ناں، دیکھے ہیں بعض پمفلٹ چھپے ہیں اللہ تعالی کے ناوے نام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ننانوے نام! کیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ننانوے نام کیسے نا لکھیں ہم؟! اللہ کے پیارے پیغمبر ہیں تو یہ برابری نہیں ہے تو کیا ہے؟! سبحان اللہ۔

اب أعجب العجاب دیکھیں جو سب سے عجیب ترین بات ہے جیسے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے میں آپ کو دو مثالیں دیتا ہوں یعنی اگر اخلاص یہ ہے جو میں نے ابھی بیان کیا ہے ہمارے مخالفین جو بعض صوفی ہیں وہ یہ کہتے ہیں:

1۔ اگر یہ اخلاص ہے تو اس کا مطلب یہ ہے تو پھر اللہ تعالی کا ولی کوئی نہیں ہے! اللہ تعالی کے نبی کا کوئی حق نہیں ہے! انہوں نے جو محنت کی ہے جو ان کی جگہ ہے اللہ تعالی کے ہاں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے؟! کیا وہ شفاعت نہیں کریں گے؟! کیا وہ ہماری مدد نہیں کریں گے قیامت کے دن؟!

شیطان نے ان کو کس طریقے سے دیکھیں اخلاص جو ہے اگر اخلاص کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں نہیں یہ تو اؤلیاء کے گستاخ ہیں، انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے گستاخ ہیں۔ شیطان نے کیسے بہکایا ہے ان کو! عجب بات دیکھیں کہ طاہر القادری کتاب التوحید میں لکھتا ہے انبیا، اؤلیاء اور صالحین ﴿مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ (النحل:73) میں شامل نہیں ہیں۔﴿مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ کا مطلب ہے اللہ تعالی کے ماسواء۔ کیوں؟ کیونکہ جو بھی اللہ تعالی کے لیے بلاتا ہے لوگوں کو اور اللہ تعالی کی طرف بلاتا ہے تو وہ تو ﴿مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ میں ہے نہیں! وہ حقیقتاً مَن اللہ ہیں۔ عجب سی بات ہے! یعنی نبی ہے، ولی ہے، فرشتہ ہے، کہو ناں اے جبریل! میری مدد فرما، کہتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے جبریل اور اللہ میں کیا فرق ہے یہ بھی تو اللہ میں سے ہے! سیدنا جبریل علیہ الصلاۃ والسلام اللہ کا پیارا فرشتہ ہے اس کو پکارو تو اللہ تعالی خوش ہوتا ہے۔ یہ کیوں کہتے ہو کہ جبریل سے نہ مانگو یا نبی سے نہ مانگو؟! اگر تم یہ کہتے ہو تو پھر تم گستاخ ہو فرشتوں کے بھی گستاخ ہو جبریل کے بھی گستاخ ہو، اور نبی اور اؤلیاء کے بھی گستاخ ہو۔

تو پھر اخلاص کسے کہتے ہیں؟ کتاب التوحید تصنیف کی ہے لکھی ہے موجود ہے مارکیٹ میں بِک رہی ہے اور توحید اخلاص کا نام ہے۔

کہتے ہیں"یہ اخلاص ہے کہ ان کو پکارو کوئی حرج نہیں ہے"أعجب العجاب نہیں ہے؟! دیکھیں شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں"أعجب العجاب"عجوبے دیکھیں گے سب سے بڑے عجوبے!

2۔ دوسری مثال دیکھیں احمد رضا خان بریلوی صاحب ملفوظات میں فرماتے ہیں"میں نے جب بھی مدد مانگی تو یا غوث ہی کہا"۔ زندگی ساری جب بھی مدد مانگی یا غوث ہی کہا کبھی اللہ کا نام نہیں لیا! کیوں نہیں لیا اللہ کا نام؟ بس غوث جو ہے ناں۔

ایک جگہ لکھتے ہیں ملفوظات میں ''کہ غوث کو اللہ تعالیٰ نے ایک رجسٹر عطا فرمایا ہے ''رجسٹر ''اس رجسٹر میں ان کے سارے مریدین کا نام ہے جتنے بھی مریدین ہیں تا قیامت غوث کے سب کے نام موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سب کی بخشش کر دی ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں بے نمازی عام ہیں، جھوٹ بولنے والے عام ہیں، سود خور عام ہیں، بدکاریاں ظلم کرنے والے عام ہیں۔ کیوں؟ بخشش ہو گئی ہے کہ نہیں ہو گئی؟! بس غوث کے مرید بن جاؤ بخشش تو آپ نے لے لی ہے رجسٹر میں نام لکھا ہوا ہے۔ سبحان اللہ یہ أعجب العجاب نہیں ہیں تو پھر عجوبے کون سے ہیں؟! لوگ کہتے ہیں دنیا میں سات عجوبے ہیں میں کہتا ہوں یہ عجوبہ ایک ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہو رہا ہے یہ عجوبہ نہیں ہے! اس سے بڑھ کر کیا عجوبہ دیکھنا چاہتے ہو تم لوگ؟!

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان کہ ''وكون أكثر القرآن في بيان هذا الأصل من وجوه شتى ''قرآن مجید کو کھول کر دیکھیں کہ اکثر اخلاص کی ہی بات کرتا ہے قرآن مجید اور بہترین انداز میں مختلف اندازوں میں۔ کیسے انداز ہیں؟ کبھی حکم میں فعل امر میں، کبھی نہی میں، یعنی اخلاص کا حکم دیا یا اس کی ضد سے منع کیا یا مثال بیان فرمائی، کوئی قصّہ بیان فرمایا، مختلف اندازوں سے، مختلف جملوں سے اس کے باوجود لوگ نہیں سمجھتے! سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں میں نے چند احادیث بیان فرمائی ہیں بہت ساری احادیث ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کو بالکل پیارے انداز میں بیان فرمایا پھر بھی لوگ نہیں سمجھتے!

ایک اس انداز سے بیان کیا کہ أبلد العامہ، اگر دنیا میں جیسے کہتے ہیں ناں کہ کم عقل والے لوگ، بیوقوف لوگ جو سمجھتے نہیں ہیں بات کو چار مرتبہ سمجھاؤ پھر سمجھتے ہیں اگر قرآن مجید کو ذرا غور سے سنیں ناں تو اخلاص کو واللہ سمجھ لیں گے صرف غور سے سننے کی بات ہے بس۔ قرآن مجید میں اخلاص کا اتنی مرتبہ ذکر ہوا اور اتنے بہترین انداز سے ذکر ہوا کہ أبلد العامہ بھی سمجھ لیتی کہ اخلاص ہوتا کیا ہے لیکن بڑی پگڑی والے آئے ایسے سر پر پتہ نہیں پگڑی کا ٹوکرا رکھا ہوا ہے اور شلوار ٹخنے کے اوپر ہے اور لوگوں کو کہتے ہیں کہ ولی کو پکارو کہ ولی کو پکارو، نبی کو پکارو یہی ذریعہ ہے نجات کا اور کوئی راستہ نہیں ہے، یہ چھوڑو وہابیوں کی باتوں کو ان کی باتوں میں کبھی نہ آنا یہ تمہیں گمراہ کر دیں گے! اس کی مثال ایسے ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں فرعون کی زبانی:

﴿إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمۡ أَوۡ أَن يُظۡهِرَ فِي ٱلۡأَرۡضِ ٱلۡفَسَادَ﴾(غافر:26)

فرعون کا دین کیا تھا؟ عجب سی بات ہے واللہ میرے بھائی! فرعون کہتا ہے اپنے ساتھیوں کو مجھے ڈر ہے کہ موسیٰ تمہارے دین کو تبدیل کر دے گا اور اس زمین پر فساد برپا کرنا چاہتا ہے اس سے بچ کر رہو۔

وہ تو فرعون بھی کہتا ہے کہ تمہارے دین کو بچانے کے لیے میں ساری محنت کر رہا ہوں۔ فرعون کا دین کیا تھا؟ وہ تو یہ کہتا ہے ﴿أَنَا۠ رَبُّكُمُ ٱلۡأَعۡلَىٰ﴾(النازعات:24)۔ کیا دین تھا اس کا سوائے بدکاری کے، ظلم کے، کیا دین تھا اس کا! لیکن بدکاری اور ظلم کو بھی لوگوں نے دین سمجھ رکھا تھا۔

کیا یہ آیتیں نہیں پڑھتے قرآن مجید میں؟! کیا فرق ہے فرعون کے اس قول میں اور ان لوگوں کے اس قول میں کیا فرق ہے کہ یہ وہابی تمہارے دین کے دشمن ہیں ذرا بچ کر رہنا ان سے؟!

کون سا دین جس میں شرک، بدعات عام ہوں یہ دین بچانا چاہتے ہو؟! فرعون کا بھی تو ایسا ہی دین تھا ناں ظلم اور بدکاریوں، نافرمانیوں سے بھرا ہوا دین تھا! یہ دین نہیں ہوتا میرے بھائیو﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (آل عمران:19) اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہے اور وہ اسلام ہے اور کوئی دین نہیں ہے۔

تو یہ پہلا اصل تھا، اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں قرآن اور سنت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے دل میں اخلاص کو بہترین طریقے سے پیدا کر دے اور اخلاص کے منافی جتنے بھی امور ہیں چاہے وہ شرک اکبر ہو، شرک اصغر ہو یا نفاق ہو اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب چیزوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۸۰ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۸۱ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

وَصَلَّي اللّٰه وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰي نَبِيِّنَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰي اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 02: دین کے چھ بنیادی اصول-پہلا اصول سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio